13618 - پانی کی موجودگی میں تیمم کرنے کا حکم

سوال

پانی موجود ہونے کی صورت میں تیمم کرنے کا کیا حکم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سےدرج ذیل سوال کیا گیا:

اپنے پاس پانی موجود ہونے کے باوجود تیمم کرنے والے کا حکم کیا ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" یہ عظیم منکر کام ہے، اس پر تنبیہ کرنا ضروری ہے، وہ یہ کہ پانی کی موجودگی میں وضوء نماز صحیح ہونے کی شروط میں سے ایک شطر ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم نماز ادا کرنے لگو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تك دونوں ہاتھ دھو لو، اور اپنے سروں پر مسح کرو، اور دونوں پاؤں ٹخنوں تك دھوؤ اور اگر تم جنبی ہو تو پھر طہارت و پاکیزگی اختیار کرو، اور اگر بیمار ہو یا پھر سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی ایك پیشاب اور پاخانہ کرے، یا پھر اپنی بیوی سے جماع کرے اور پانی نہ پائے تو پھر پاك مٹی کے ساتھ تیمم کرتے ہوئے مٹی کے ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھ پر مسح کرے .

اور صحیحین میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے کسی ایك کی بھی بے وضوء نماز قبول نہیں ہوتی حتی کہ وہ وضوء کر لے "

اللہ سبحانہ وتعالی نے پانی نہ ملنے، یا پھر بیماری کی بنا پر پانی استعمال کرنے سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم کو وضوء کے قائم مقام بنایا اور مباح کیا ہے.

اس كى دليل مندرجہ بالا آيت اور درج ذيل فرمان بارى تعالى ہے:

اے ايمان والو جب تم نشہ ميں مست ہو تو نماز كے قريب بھى نہ جاؤ جب تك كہ تم اپنى بات كو سمجھنے نہ لگو، اور جنابت كى حالت ميں جب تك كہ غسل نہ كر لو، ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے، اور اگر تم بيمار ہو يا سفر ميں ہو يا تم ميں سے كوئى قضائے حاجت كر كے آيا ہو يا تم نے عورتوں سے مباشرت كى ہو اور تمہيں پانى نہ ملے تو پاك مٹى سے تيمم كرو، اور اپنے چہرے اور ہاتھ مل لو، بے شك اللہ تعالى معاف كرنے والا اور بخشنے والا ہے النساء (43)

عمران بن حصين رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" ہم ايك سفر ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے ساتھ تھے، رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے لوگوں كو نماز پڑھائى تو ديكھا كہ ايك شخص لوگوں سے الگ تھلگ ہے، رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس سے كہا:

تم نے ہمارے ساتھ نماز كيوں نہيں ادا كى ؟

اس شخص نے جواب ديا: ميں جنبى ہوں اور پانى نہيں ہے، رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم مٹى استعمال كرلو تمہارے ليے يہى كافى ہے "

متفق عليہ.

اس سے يہ معلوم ہوا كہ پانى كى موجودگى اور اس كو استعمال كرنے كى استطاعت ہوتے ہوئے تيمم كرنا جائز نہيں، بلكہ مسلمان شخص جہاں بھى ہو اس كے ليے اپنى جنابت دور كرنے اور وضوء كرنے كے ليے پانى استعمال كرنا واجب ہے، جبكہ وہ پانى استعمال كرنے كى استطاعت ركھتا ہو، اور معذور نہ ہو، ليكن اگر اسے كوئى عذر ہے تو پھر تيمم كافى ہے.

تو اس طرح اس كى نماز صحيح نہيں، كيونكہ نماز صحيح ہونے كى شرائط ميں سے استطاعت ہوتے ہوئے پانى كے ساتھ طہارت كى شرط مفقود ہے.

بہت سے باديہ نشين ـ اللہ تعالى انہيں ہدايت دے ـ اور دوسرے افراد جو سير و سياحت كے ليے جاتے ہيں تيمم كرتے ہيں، حالانكہ ان كے پاس پانى بہت ہوتا ہے، اور پانى تك پہنچنا بھى آسان اور ميسر ہے، بلاشك و شبہ يہ بہت عظيم تساہل اور قبيح عمل ہے، شرعى دلائل كے مخالف ہونے كى باعث اس كا ارتكاب كرنا جائز نہيں ہے.

انسان تيمم اس وقت كر سكتا ہے جب وہ پانى سے دور ہو، يا پھر اس كے پاس اتنا ہى پانى باقى ہو جو صرف اس كے

پینے اور اس کی اپنی اور اپنے اہل و عیال اور جانوروں کی زندگی بچانے کے لیے ہو، اور کہیں قریب پانی نہ ملے، اس لیے ہر مسلمان شخص کو اپنے سب معاملات میں اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنا چاہیے، اور اللہ نے اس پر جو واجب اور فرض کیا ہے اس پر عمل کرے.

ان واجب کردہ امور میں استطاعت ہوتے ہوئے پانی کے ساتھ وضوء کرنا بھی شامل ہے، اور اسی طرح اس پر حرام کردہ اشیاء سے اجتناب بھی لازم ہے، اس میں پانی کی موجودگی اور اس کے استعمال کی استطاعت ہوتے ہوئے تیمم کرنا بھی شامل ہے.

اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور سب مسلمانوں کو دین اسلام کی سمجھ اور دین پر ثابت قدم رہنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور ہم سب کو اپنے نفسوں کے شر اور ہمارے برے اعمال سے محفوظ رکھے، یقینا اللہ تعالی بڑا ہی سخی اور کرم والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.